

تہذیب کتب

تہذیب کے لئے ہر کتاب کی دو جلدیں آنا صنسر دوی ہیں

مسلمانوں کے علمی و ادبی کارنامے

مرتبہ: غلام رسول، ناشر: شعبہ نشر و اشاعت، انجمن اصلاح المسلمين پٹیالہ بھیان، ۱۹۰۴ء، صفحات ۳۲۲، کاغذ عمدہ، طباعت آفست، کتابت و اجنبی، مجلد اقیمت: ۱۵ روپے۔
 یکم فروری ۱۹۰۴ء کو انجمن اصلاح المسلمين پٹیالہ بھیان کی لائبریری کی سلور جو بیک کے موقع پر ایک جلد ہوا۔ زیرِ نظر کتاب اس جلسے کی کارروائی اور اس میں پڑھے گئے مقالات پر مشتمل ہے۔ پٹیالہ بھیان میں یہ انجمن بہت دینی خدمات سر انجام دے رہا ہے۔ بیان کی تاریخی شایدی مسجد اور کتب خانہ ہے جس میں نوادرات، سکے اور نقشے محفوظ ہیں۔ اور یہ سب کچھ افرادی جدوجہد اور مخلصانہ کوششوں کا نتیجہ ہے (دیتا چھپے)۔ کتب خانہ ۱۹۵۰ء میں یا قابوہ طور پر شروع ہوا۔ اس وقت مکابلوں کی تعداد ۵۰ احتیٰ، اب چار ہزار کتابیں موجود ہیں جن میں سے ۲۰ نوادرات کا ذکر صفحہ ۲۵، ۲۶ پر کیا گیا ہے۔ ان میں قرآن مجید کے قلمی نسخے اور شایدی فرمائیں دیغیرہ شامل ہیں۔

سن ب کے شروع میں مرتب نے انجمن کی تاریخی حریت کا جائزہ پیش کیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ انجمن نے مقامی جاگیر دار طبقے کے خلاف علم بلند کیا اور ان کی سختیوں اور مظالم کے باوجود اس روایت کو فائدہ رکھا۔ انجمن کا تیام ۱۹۳۲ء میں عمل آیا۔ مقامی جاگیر داروں نے اس انجمن کو مختلف ہتھکنڈوں سے مرعوب کرنے کے کوششوں کیں۔ بھاگر کنوں کو مارا پیٹا، ان کے جاہسوں کو درہم برہم کیا۔ انجمن نے بھی ان کے مظالم کے خلاف جنگ چاری رکھا۔ اور بالآخر کامیاب ہوئے جب تحریکِ آزادی قائد اعظم محمد علی جناح کی قیادت میں منظم ہوئی تو انجمن نے ۱۹۴۵ء میں مسلم لیگ کی حیات کا اعلان کر دیا اور پاکستان کی تحریک میں شامل ہو گئے۔ قیام پاکستان کے بعد یہی معاشرتی اصلاح اور مقامی مظالم کے خلاف جنگ میں یہ انجمن پیش رہی۔ نوجوان نسل

کی تعلیم و تربیت کے لئے جہاں سکول قائم کئے گئے داں و عظاو ارشاد کا سلسلہ بھی قائم کیا گیا۔ تقریباً چالیس سالانہ اجلاس ہوئے جن کی تفصیل صفحات ۳۹ تا ۳۷ پر دی گئی ہے۔ اس کے بعد صفحہ ۳۸ تا ۵۵ ان حضرات کے ناموں کی فہرست ہے جنہوں نے ان مختلف جلسوں کی صدارت کی۔ اس سے پتہ چلا ہے کہ پاکستان کے زیندار اچاگیر دار اور سرکاری اہل کار طبقے کی اکثریت علم و دوست ہے اور ایسی انجمنوں کی سرپرستی کرتی ہے جو جاگیر داری استحصال کے خلاف جدوجہد میں معروف ہوں۔ اس کی تائید صفحہ ۱۲ تا ۱۸ پر اس لائبریری کے سرپرستوں کی فہرست سے بھی ہوتی ہے جن میں اکثریت سرمایہ داروں اور کارخانہ داروں کی ہے۔

لکھنؤ والوں میں ڈاکٹر سید عبداللہ، سید محمد شین باشی، سید عبدالقدوس باشی، یقینیت کریم خواجہ عبدالرشید، شیر محمد گریوال، حافظ احمد حسیر، مولانا محمد حنفی ندوی ہیں۔ اتنے بڑے بڑے ناموں سے تاریخ بہت کچھ توقعات رکھتا ہے لیکن ان میں سے متین باشی اور حافظ احمد بار کے مقالات کے علاوہ کسی میں جان نہیں۔ ڈاکٹر سید عبداللہ صاحب نے موضوع کو تشنہ چھوڑ دیا ہے۔

کاتب کی پیسہ دستیوں سے یہ کتاب بھی محفوظ نہیں۔ سفی فقہار کو فقراء (ص ۱۲۵)، نامق کمال کو نامق کمال (ص ۱۲۶)، حسن صافانی کو حسن صفائی (ص ۱۶۲)، سواطح الالہام کو سواطح الہام (ص ۱۴۲) لکھا ہے۔ ناموں کے املاء میں یہ غلطیاں کثرت سے ہیں (مثال ص ۱۶۲، ص ۱۸۱)۔ کتب خانہ کی نسبت سے ملاحظہ کا املا بھکل ملاحظہ (ص ۲۱۳، ۲۱۳۰، ۲۱۳۱، ۲۱۳۰، ۲۱۳۱، ۲۱۳۰) بے حد کھلکھلتا ہے۔

(محمد خالد مسعود)

شانِ صحابہ

مؤلف : تاجی محمد زادہ الحسینی۔ صفحات : ۶۰، تقطیع ۳۰۔
۱۶۰ × ۲۰۰۔

کتابت و طباعت : داہبی۔ قیمت : درد پے

ناشر : دارالارشاد کیمبل پور۔

صحابہ کرام کی فضیلت و عظمت سے کسے انکار ہو سکتا ہے۔ ان کی عظمت کی گواہی تو قرآن مجید نے بھی دی ہے۔ نبی نظر کتا پھر میں شانِ صحابہ کرام کو قرآن میز کے ارشادات کی روشنی میں پیش کیا گیا ہے۔ مزید تشریح کے لئے حدیث شریف سے بھی رسمانی حاصل کی گئی ہے۔